# عصر حاضر میں اسلام امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور اسلام کی روشنی میں ان کا حل۔

موجودہ دور میں امت مسلمہ 57 ممالک پر مشتمل ہے تمام بڑے زمینی ذخائر جیسے کہ تیل، گیس، معدنیات سے مالامال ہے۔ اس کے باوجود مسلم امہ، ذبردستی اور ظلم و ستم کا شکار ہے۔ جن کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

## ← معاشرتی و سماجی مسائل

امت مسلمہ کو درپیش مسائل میں معاشرتی اور سماجی مسائل بھی شامل ہیں جو دین سے دوری کے باعث ہیں۔

### i- سماجی برائیاں

امت مسلمہ مسلسل قتل و غارت، چوری اور دہشت گردی جیسے مسائل سے نبرد آزما ہے جو معاشرتی سکون اور ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔

### a) قتل و غارت گری

لوگوں کا ناحق قتل، تباہی، ڈاکے دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں جو جانی و مالی نقصان کا باعث بنتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے زمین میں فساد پھیلانے والوں کے متعلق فرمایا ہے

**اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا (القصص:77)**

### b) چوری

چوری اور ڈکیتی جیسے گناہ بھی معاشرے میں اپنی جڑیں پھیلا چکے ہیں۔ نہ کسی کا مال محفوظ ہے نہ ہی جان۔ دن کی روشنی میں لوگوں کو ان کے اموال سے دستبردار کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ اسلام میں چوری کی سزا بڑی سخت ہے۔

سورۃ المائدہ 33 میں حکم ہے

**والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما**

چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔

## c) دہشت گردی

پوری دنیا بالخصوص اسلامی معاشرے میں دہشت گردی کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے کچھ گمراہ مسلمان دہشت گردی کو جہاد قرار دیتے ہیں اور بے گناہ مرد، عورت، بوڑھے اور بچے ان کی اس مہم میں ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

سورۃ المائدہ کی آیت 32 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

جس نے کسی جان کو قتل ناحق کیا یا زمین میں فساد برپا کیا تو گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کو بچایا۔

گویا ثابت ہوتا ہے کہ اپنے پوشیدہ مقصد کی آڑ میں لوگوں کو مارنا گناہِ کبیرہ ہے۔

## d) عورتوں پہ تشدد

رائج سماجی برائیوں میں سے ایک برائی، عورتوں کے حقوق پورا نہ کرنا بھی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں عورتیں ظلم و زیادتی کا شکار تھیں، انہیں ایک حقیر مخلوق سمجھا جاتا اور پیدا ہوتے ہی دفنا دیا جاتا۔ لیکن اسلام نے ان روایات کا خاتمہ کر کے عورتوں کو زندہ رہنے، جائیداد اور حق مہر کے ساتھ ساتھ تعلیم کا حق بھی دیا۔ مگر موجودہ دور میں زمانہ جاہلیت کی رسومات فروغ پا رہی ہیں عورتیں تعلیم کے حق سے محروم ہیں جنہیں صرف گھر سنبھالنے کے قابل سمجھا جاتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

علم حاصل کرنا مرد اور عورت دونوں پہ فرض ہے

عورتوں کو جائیداد میں حصہ دار ٹھہرایا گیا اور ان کا مہر ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے

## وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون

اور عورتوں کیلئے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے ترکے میں سے حصہ ہے۔

جبکہ آج کے دور میں عورتوں کو زبردستی بھائی اور باپ کے حق میں جائیداد سے دستبردار ہونے پہ مجبور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے بہت سے پسماندہ علاقوں میں بھائی کے گناہ پر بہن کو قربان کر دینے کا رواج ہے جو عورت کی زندگی کو بدتر کر دیتا ہے۔ اسی طرح عزت کے نام میں بہنوں اور بیٹیوں کا قتل بھی عام سی بات ہو گیا ہے۔

## 11. غربت و افلاس

معاشرتی و سماجی مسائل میں سے ایک غربت و افلاس بھی ہے۔ غربت و افلاس انسان کو کفر کی طرف دھکیلتی ہے اور معاشرے میں چوری چکاری اور قتل و غارت اور لوٹ مار کو عام کرتی ہے۔

## 12. بے روزگاری و مفلسی

روزگار کے معقول ذرائع نہ ہونا بے روزگاری کی بڑی وجہ ہے۔ مسلم امہ معیشت کی پسماندگی کا شکار ہے ایسے میں روزگار کے مواقع کم ہیں اور ایک انسان پہ پانچ افراد پورے کنبے کا بوجھ ہے جو انسان کو گناہ کی طرف دھکیلتی ہے۔ مزید یہ کہ جو لوگ نوکری پیشہ یا مزدور ہیں ان کی تنخواہ وقت پہ ادا نہیں کی جاتی جو مسائل میں اضافہ کا موجب بنتا ہے۔

اسی لئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

**مزدور کی مزدوری اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔**

b) سستی و کاہلی:
بے روزگاری کی دوسری بڑی وجہ سستی اور کاہلی ہے۔ لوگ اس قدر آرام پرست ہو گئے ہیں کہ چاہتے ہیں محنت کے بغیر روزگار مل جائے اسی لئے غربت اور بھوک کا شکار ہیں۔ جب کہ اسلام میں محنت کر کے کمانے کا حکم ہے۔ اسلام نے اپنے ہاتھ سے کمانے کو سب سے بہترین کھانا قرار دیا ہے۔

iii. فرقہ واریت کا فروغ
دور حاضر میں مسلمان فرقہ واریت کا شکار ہیں اور اپنے فرقے کو دوسرے سے بہتر گردانتے ہیں اسی تفرقے کا شکار ہو کے آئے روز ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے ہیں اور ایک دوسرے پہ کفر کے الزام لگائے رکھتے ہیں۔ یہ فرقہ واریت مسلمانوں کو بیرونی مسائل پہ غور و فکر کرنے کے بجائے اندرونی معاملات میں ہی پھنسائے رکھتی ہے۔ مذہبی جماعت فرقہ واریت ختم کرنے کے بجائے فروغ دیتے ہیں۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا (آلِ عمران: 103)
اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو

iv. علاقائی برتری کا رُجحان
مسلم امت علاقائی برتری کے تنازعے میں بھی مبتلا ہے۔ بالخصوص پاکستان میں یہ رُجحان زیادہ ہے۔ اسی بناء پہ بلوچ اور پنجابی جھگڑتے ہیں جبکہ اسلام میں کوئی بھی شخص علاقے، نسل اور زبان کی بناء پہ برتر نہیں۔ برتری کا ترازو صرف تقویٰ ہے۔
سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

خلقکم من نفس واحدۃ
اور ہم نے انہیں ایک جان سے پیدا کیا۔

CS CamScanner

گویا سب آدم کی اولاد ہیں چاہے وہ سعودی عرب کے عرب ہوں یا ایران کے لوگ سب برابر ہیں۔

## ۰۷ انتہا پسندی کا فروغ

مذہبی اور سیاسی جماعتیں اپنے مقاصد کے حصول کیلئے فرقہ واریت کو فروغ دیتی ہیں جو انتہا پسندی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ انتہا پسندی کو **غلو** کہا جاتا ہے اور اسلام اسے ناپسند کرتا ہے۔ یہ انسان سے درگزر اور صبر و برداشت جیسی خوبیوں کا خاتمہ کرتی ہے اور نفرت کو فروغ دیتی ہے بلکہ یہ بین الاقوامی دنیا میں اسلام کی پہچان اسی جذبے سے کراتی ہے جو اسلام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی ساخت کو بھی نقصان کا باعث ہے۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا،

**تم اپنے دین میں سختی سے بچنا کیونکہ تم سے قبل امتیں دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔**

## ۰۷i معیارِ تعلیم کی پستی

امت مسلمہ کو درپیش مسائل میں سے ایک عمدہ معیارِ تعلیم نہ ہونا ہے۔ اسی کمی کو پورا کرنے کیلئے مسلمانوں کو مغربی ممالک میں جا کر سائنسی و ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے جب کہ ایک زمانے میں مسلمان تعلیمی میدان میں مغرب سے آگے تھے۔

### بقول رابرٹ ریفالٹ:

موجودہ سائنسی تہذیب میں اگر مسلمانوں کا تجربہ شامل نہ ہوتا تو اس تہذیب کی ترقی جدید معیار تک نہ پہنچ سکتی۔

CamScanner

مزید یہ کہ جدید علوم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیمات سے دوری اور مذہب پہ بہتر اجماع و اجتہاد کا بھی مسئلہ ہے جو امتِ مسلمہ کے مسائل میں اضافے کا سبب ہے۔

## ← اخلاقی مسائل

امت مسلمہ اخلاقی مسائل سے بھی دوچار ہے۔ مغرب کی اندھی تقلید معاشرے میں بگاڑ کا باعث بنتی جا رہی ہے۔

### i. جھوٹ

جھوٹ بولنے والے کو کاذب کہتے ہیں اور یہ گناہ ہے لیکن موجودہ دور میں مفاد پرستی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ جھوٹ زندگی کا حصہ بن گیا ہے۔ خواہ ذاتی معاملات ہوں یا کاروباری جھوٹ کی آمیزش لازم سی ہو گئی ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

**لعنت اللہ علی الکذبین**

جھوٹوں پہ اللہ کی لعنت ہے

### ii. لالچ

امت مسلمہ مال و دولت کی حرص کا شکار ہے اور مال جمع کرنے کیلئے جھوٹ جیسی اخلاقی برائی کو بھی جائز سمجھتی ہے

سورۃ التغابن میں ارشاد ہے۔

**انما اموالکم و اولادکم فتنۃ**

بے شک تمہارا مال اور اولاد آزمائش ہیں۔

دولت کو ذخیرہ کرنے اور لوگوں پہ خرچ نہ کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

CS CamScanner

## iii. جنسی بے راہ روی

اسلامی معاشرہ مغرب کی اندھی تقلید کے باعث جنسی بے راہ روی کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ عورتوں نے فیشن کے نام پر نازیبا لباس پہننا شروع کر دیا ہے اور پردے سے بے بہرہ ہو گئی ہیں جبکہ ماحول میں فحاشی کا بتدریج اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ معاشرے میں غربت اور جہیز کے عام ہونے سے نکاح مشکل اور زنا و زنا بالجبر عام ہوتا جا رہا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا:

**نکاح نگاہ کو نیچا کر دیتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔**

امام جلال الدین سیوطی کہتے ہیں

**جس قوم میں زنا اور سود کی کثرت ہو جاتی ہے اس پر اللہ کا عذاب جائز ہو جاتا ہے۔**

یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ مسائل سے دوچار ہے۔

## iv. عدل و انصاف کا فقدان

امت مسلمہ اخلاقی مسائل میں عدل و انصاف کی کمی سے بھی دوچار ہے۔ امیر و غریب کے درمیان انصاف نہیں ہے۔ مالدار طبقے سے پوچھ گچھ نہیں کی جاتی جبکہ غریب لمبے انصاف کے چکر میں پھنستا ہے۔ عدل کے نظام کی کمی کے باعث معاشرہ برائیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

**اعدلوا ھو اقرب للتقوی**

عدل کرو یہ تقویٰ کے قریب ہے

## ۰۷ برداشت کی کمی

مزہبی انتہاپسندی، سماجی انتشار اور غربت و افلاس کا نتیجہ برداشت کی کمی کی صورت میں سامنے ہے۔ صبر و برداشت کی تلقین اسلام کرتا ہے اور غصہ اور انتہاپسندی کو حرام قرار دیتا ہے۔

سورۃ لقمان کی آیت ۱۶ میں ارشاد ہے۔

**واصبر علی ما اصابک**

اور اپنے اوپر آنے والی پریشانیوں پہ صبر کرو

## ← سیاسی مسائل

امت مسلمہ کو درپیش سیاسی مسائل دراصل یگانگت کی کمی مغربی دباؤ کے باعث ہے۔

### i) مسلم ممالک کا آپسی انتشار

مسلم ممالک سیاسی و سماجی مسائل میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے بجائے ایک دوسرے سے بےزار ہیں۔ ذخائر اور وسائل سے مالامال مسلم ممالک دراصل مغرب کے زیر تسلط ہیں جو مسلم ممالک کے اتحاد کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم امہ فلسطین کے حق میں خاموش ہے اور مغرب کے ساتھ ہے۔ اگر مسلم امہ اکٹھی ہو کہ اپنے سیاسی اور اقتصادی معاملات میں ہم آہنگ رہے تو مغربی تسلط کا خاتمہ کر کے واپس ایک عظیم امت کے طور پر بحال ہو سکتی ہے مگر یہ سب اتحاد پہ مبنی ہے۔

سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں ارشاد ہے

بے شک ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں
تو تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے
ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

ii. مغربی طرزِ حکومت

اسلامی ریاستوں میں مغربی اندازِ سیاست رائج ہے جو کہ زوال کا باعث ہے۔ اسلام ریاست چلانے، معاملی مالی معاملات حل کرنے اور بین الاقوامی تجارت کے بہترین اصول فراہم کرتا ہے جس پر عمل کر کے مسلمان ترقی یافتہ ہو سکتے ہیں جبکہ ان ضوابط سے دوری انہیں قرضوں اور غیر ملکوں کے زیرِ تسلط کرتا ہے اور ان کے ذاتی تشخص کو پامال کرتا ہے۔

ایک انگریز عالم کے مطابق (ایچ-جی-ویلز)

اسلام دنیا کا سب سے اچھا سیاسی اور مثالی نظام تھا اور اسی وجہ سے اس کو غلبہ حاصل ہوا۔

## معاشی مسائل

باقی تمام مسائل کی طرح معاشی مسئلہ بھی اسلام سے دوری کے باعث درپیش ہے۔

i- سود پہ مبنی نظام

امتِ مسلمہ کے معاشی نظام میں سود کی آمیزش کے باعث مسائل درپیش ہیں۔ بینک قرضے سود کی بناء پہ دیتا ہے اسی طرح سیاسی قرضوں میں بھی سود کی شق شامل ہے۔ جبکہ اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔

سورۃ آلِ عمران میں ہے:

اے ایمان والو! سود کو دگنا چوگنا کر کے نہ کھاؤ۔

CamScanner

سود معاشرے کو برائیوں اور بحران کی طرف دھکیلتا ہے۔ سود سے دولت کی گردش رک جاتی ہے۔ غریب قرضوں کا شکار ہو جاتا ہے اور امیر مالامال جو معاشرے کے توازن کو خراب کرتا ہے۔ اور کوئی بھی معاشرہ توازن کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔

## ii- زکوٰۃ دینے سے انکار

اسلام معاشرتی توازن برقرار رکھنے اور کمزوروں کی مدد کیلئے زکوٰۃ دینے کا حکم دیتا ہے تاکہ دولت بھی پاک ہو جائے اور غریب کی امداد بھی ہو جائے۔ لیکن موجودہ دور میں مسلم صاحب استطاعت دولت جمع کرنا پسند کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے جو غربت و افلاس، قتل و غارت گری اور اخلاقی پسماندگی کا موجب ہے۔

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی وعید سناؤ

(التوبہ: 34)

## iii- مغربی قرضہ

معاشی مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ بیرونی قرضہ ہے اس کی سب سے بڑی وجہ تجارت کا طریقہ کار ہے۔ مسلم ممالک تجارت ڈالر میں کرتے ہیں جس میں اضافہ قرض کی رقم بڑھاتا ہے اس کے علاوہ کم قیمت میں اشیاء فروخت کرکے دگنی قیمت میں کسی دوسرے ملک سے خریدنا معاشی بحران کا باعث ہے۔

CamScanner

## اسلام کی روشنی میں مسائل کا حل:

پس یہ ثابت ہے کہ امت مسلمہ کو درپیش مسائل اسلامی تعلیمات سے دوری کے باعث ہیں اور ان کا واحد حل، اسلام کے احکامات کے نفاذ میں ہے۔

سورۃ آل عمران میں ارشاد ہے۔

**اگر تم صحیح کامل اور پکے مومن ہو گے تو تم ہی غالب رہو گے۔**

## سماجی اور اخلاقی مسائل کا حل:

اخلاقی مسائل میں گراوٹ کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کو صحیح طریقے سے پڑھایا اور سمجھایا جائے تاکہ جھوٹ بولنے اور ناحق قتل کرنے کی سزا معلوم ہو سکے اور اگر پھر بھی دہشت گردی اور چوری قائم رہے تو اسلامی اصول کے مطابق سزا سنائی جائے تاکہ باقی بھی ہدایت لے سکیں۔

سورۃ التوبہ میں آیت 119 میں ہے۔

**یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ وکونوا مع الصادقین**

اے ایمان والو! اللّٰہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

## خواتین کے حقوق:

خواتین کے حقوق پورے کرنا اور ان کو قتل نہ کرنا بہت سی برائیاں ختم کر دے گا۔

CamScanner

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

"جو شخص اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کرے گا یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو وہ اور میں قیامت میں ایسے ساتھ ہوں گے جیسے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی۔"

## مالی مسائل کا حل

غربت اور سود سے درپیش مسائل کا حل اسلامی مالی نظام کے نفاذ میں ہے جس میں سود حرام ہے اور زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ حکومتِ وقت کو چاہیے کہ زبردستی زکوٰۃ جمع کریں جیسا کہ خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ معاشرے میں ضرورت مندوں کی تعداد ختم ہو گئی۔ اسلام نے مال جمع کرنے والوں کو عذاب کی وعید سنائی ہے۔

اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔
(البقرۃ: 275)

## اخلاقی مسائل کا حل

اسلام اخلاقی پسماندگی کو ناپسند کرتا ہے۔ لہٰذا معاشرے سے اس کے خاتمے کیلئے اسلام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الرٰکعین

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

نماز میں پابندی بہت سے مسائل کو ختم

کرتی ہے۔ نماز امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی طرف لے جاتی ہے۔ نماز میں خشوع خضوع لازمی ہے جس سے مراد روحانی اور جسمانی پاکیزگی ہے۔ لہٰذا نماز جھوٹ، فریب، چوری چکاری، زنا، نشہ اور دیگر برائیوں سے روکتی ہے اور روح کو پاکیزہ کرتی ہے۔

نماز انتہا پسندی اور غرور و تکبر کا بھی خاتمہ کرتی ہے۔ یہ علم ہو جانا کہ انسان ایک ادنیٰ معلوم مخلوق ہے اور اس سے کئی گنا بڑھ کے ایک اور ہستی ہے جو پورے ماحول کا نظام سنبھالتی ہے غرور و تکبر کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔

**اور دلوں کا سکون اللہ کے ذکر میں ہے۔**

**فرقہ واریت کا خاتمہ:**

اسلامی تعلیمات فرقہ واریت کو ختم کرتی ہیں اور برابری کا درس دیتی ہیں۔ لہٰذا کسی کی اندھی پیروی کرنے کے بجائے اسلام کے بتائے راستے پہ عمل کرنا نقصان سے بچاتا ہے۔

قرآن پاک میں حکم ہے:

**اے مومنو! اگر کوئی فاسق شخص تمہارے پاس کوئی خبر لے کے آئے تو پہلے اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ (الحجرات: ۶)**

**اسلامی نظام عدل**

سبق پڑھ پھر صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا۔

اسلامی عدالتی نظام کا نفاذ، اور تمام لوگوں کو قانون کی روشنی میں برابر سمجھنا عدالتی انصاف کو

سنوارے گا۔ اسلام ہمیں بہترین نظام فراہم کرتا ہے جس کی رو
سے مسلمان اور کافر سب برابر ہیں اور کوئی بھی شخص قانون سے
بالاتر نہیں۔
خلیفہ اول کے دور میں خانہ کعبہ کے قریب عدالت
لگتی جس میں خلیفہ وقت موجود ہوتے اور چھوٹے سے چھوٹے
اور بڑے سے بڑے مسئلے کو سنتے اور حل پیش کرتے۔

اسی طرح خلفاء اسلام نے سیاسی عہدیداروں کو بہترین لباس
پہننے، سواری رکھنے اور داروغہ رکھنے سے منع فرمایا کہ کسی
بھی شخص کو ان تک رسائی مشکل نہ ہو۔

## سیاسی مسائل کا حل

اسلام میں بہترین سربراہ کی نشاندہی یوں کی گئی
ہے۔
اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے
زکوٰۃ دیں گے، معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے
منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام اللہ کیلئے ہے۔
(الحج: ۴۱)
بہترین سربراہ وہ ہے جو ذاتی مفاد پہ قوم کے مفاد کو ترجیح
دے اور کسی بھی دباؤ میں نہ آئے۔ اسلام کو نمونہ سمجھتے
ہوئے سیاست کرے اور قوم کی بہتری کیلئے کوشاں رہے۔

پس یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایک
مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی کرتا
ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے اس کی تعلیمات پہ عمل
کامیابی اور ان سے دوری ناکامی ہے۔ زندگی کے ہر پہلو میں
اسلام کا نفاذ ہی امت مسلمہ کی تباہی کو روک سکتا
ہے۔